جلد ۱۲ | بمبئی ۔ دوشنبہ ۹ رجب المرجب ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۹ اگست ۱۹۰۷ء | نمبر ۳۰

مقالۂ افتتاحیہ

گوہر جان خیرات کی کان

[illegible] ہندوستان میں ... کہ گوہر جان کے [illegible] معقول کی [illegible] ہو گئی [illegible] خیراتی فنڈوں کو [illegible] جو [illegible] پانی پھر آیا۔ [illegible] گوہر جان کے پاس پہنچتے ہیں [illegible] اسکو بھی اپنے [illegible] سے [illegible] نام ہوا [illegible] کام بجا طور پر [illegible] گوہر جان [illegible] پیچھے [illegible] [illegible] صاف ہو [illegible] چنانچہ [illegible] چہار شنبہ کو [illegible] میں [illegible] گوہر جان نے گانا گایا [illegible]

جرمانہ ہے کہ خراج سلطنت

امریکا کی بڑی بڑی تجارت کا اور وہاں کی دولت کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہاں کی عدالت جب کسی تاجر پر جرمانہ کرتی ہے تو اسکے رکھنے کو سلطنت کے خزانہ میں مشکل سے جگہ ملتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ فوجی اضافہ کے لئے یہ ترکیب نکالی گئی ہے جو واقعی کافی ہو گی۔ چنانچہ حال میں ایک کمپنی پر اسپا جرمانہ کیا گیا ہے کہ جیسے کسی شاہنشاہ کی سلطنت سے سالانہ خراج وصول کرتا ہے۔ کمپنی مٹی کے تیل کی تجارت کرتی ہے [illegible] خلاف قانون کر رہی تھی اسلئے اسپر ۲۹۲۴۰۰۰۰ روپیہ جرمانہ کیا گیا۔ کمپنی کے مالک نے ذرا بھی پرواہ نہ کی اور [illegible] ادا کیا [illegible]

خونریز پادری

ہم تو سمجھے تھے کہ ہندوستان کے [illegible] جنازہ [illegible] میں اور [illegible] [illegible] مشتاق ہیں [illegible] پادری [illegible] ہمارے [illegible] [illegible] ہزار روپیہ [illegible] کے پادریوں نے [illegible] جنگ کا نمونہ دکھا دیا۔ [illegible] کی [illegible] ہو گئی۔ دونوں کی [illegible] چپل پڑی۔ آئرلینڈ کی [illegible] کرنی پڑی۔ اس سے بھی ادھر نے [illegible] مقابلے کئے [illegible] کو زخمی کر دیا۔

کراماتی غسل

دنیا پرست پیروں کے ہتکنڈوں سے خدا بچائے۔ لوگوں کو پھانسنے کے لئے یہ ایسے ایسے جال پھیلاتے ہیں کہ ایک دفعہ تو ہوشیار تجربہ کار بھی الجھ جائے۔ عجیب بات ہے کہ پیران نمی پرند مریدان می پرانند۔ جو چلتے ہوئے پیر ہوتے ہیں وہ ایسے گرگے تلاش کر لیتے ہیں جو گرگ باران دیدہ کے مصداق ہوتے ہیں۔ پیر جی تو تنہائی میں لنگر لنگوٹہ کھولے ہزار دانہ تسبیح گھماتے رہتے ہیں اور مرید یہ گپ اڑاتے پھرتے ہیں کہ ہمارے پیر میں یہ قدرت ہے۔ وہ قادر ہے۔ آسمان کے تارے توڑ لاتے ہیں۔ زمین کو آسمان آسمان کو زمین بنا دیں۔ ماہ کا ماہی ماہی کا ماہ۔ عرش کا فرش فرش کا عرش۔ غرض یہ کہ سب کچھ ان کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ اگرچہ وہ جانتے ہیں کہ یہ زمانہ اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ آنکھ بند کر کے لوگ پیروں کے بندے ہو جاتے تھے تاہم وہ اتنا ضرور سمجھتے ہیں کہ اگر ہزار آدمی اونچی خرافات کو سنیں گے تو ایک آدھ ضرور ایمان لے آئیگا۔ اس وجہ سے وہ اپنی کارروائی سے باز نہیں آتے۔ اور برسوں کا کام ہفتوں میں نکال لینے کے لئے اخبارات کو پیر روشن ضمیر کی شہرت کا آلہ بناتے ہیں۔ چنانچہ عاقبت نہ دیدگی سے ایک شخص نے سلطان الاخبار روزانہ کے لئے ایک لمبا چوڑا مضمون بھیجا تھا اسکا اقتباس لیکر اوسی اخبار میں ... ...

نامہ نگار کی چھاڑ

امداد ہی گئی تھی مگر پھر یہ خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو پنج بہادر کی رعایا میں سے کوئی پھانس میں آجائے اسلئے اس اخبار میں بھی پیر جی کا اشتہار دینا ضرور ہوا۔ نامہ نگار نے لکھا تھا کہ پیر جی کے ایک مرید کی لڑکی جو بانجھ تھی اور داماد بھی معطل تھا اوس کی درخواست اولاد کے وقت پیر جی جگالی کر رہے تھے منہ سے نوالہ نکالکر مرید کے ہاتھ میں دیدیا۔ اور کہہ دیا کہ جا بچہ اسپت نقیر ہو میں تھا کہ جسکو کچھ پکڑا دیا۔ اسمیں آدھا اپنے داماد کے منہ میں ٹھونس دے اور آدھا اپنی لڑکی کے منہ میں دیدے۔ دیکھ خبردار خبردار ایک رتی بھی کسی اور کے منہ میں نہ پڑے۔ مرید اوس نوالہ کو لیکر خوشی خوشی گھر پہنچا۔ اور پیر جی کا عطیہ پیش کیا اگرچہ پیر جی کی سخت تاکید تھی کہ کسی اور کی اوس نوالہ کی ہوا بھی نہ لگے مگر پیر جی کا تبرک ایسا تو تھا ہی نہیں کہ کوئی اوس سے محروم رہنا پسند کرے۔ سارا خاندان چیونٹی کی طرح لپٹ گیا۔ اوس چکر گھی میں مرید کی دو کنواری لڑکیاں بھی شریک تھیں۔ چکھنے کو تو چکھ گئیں۔ مگر اونہیں یہ خبر نہ تھی کہ پیچھے سے یہ تبرک بھاری پڑے گا۔ چنانچہ تھوڑے ہی روز میں معصوم لڑکیوں کے پیٹ میں روح القدس بسیرا لیے بیٹھے۔ ... کے بھکنے کی طرح پیٹ لگا پھولنے۔ تو مرید گھبرا گیا کہ یہ دوستی لڑکیوں کے گھر زینت ہو جائیگی۔ اگر اس میں سے

پیر جی کی کرامت نکل پڑی

تو سارے خاندان کی ناک کٹ جائیگی اس لئے وہ دوڑا ہوا پیر روشن ضمیر کی خدمت میں آیا۔ اور کہا کہ حضور غضب ہو گیا۔ داماد بیاہی لڑکی کی تو مراد بر آئی۔ کہ وہ مرد ہو گیا۔ اور لڑکی عورت ہو گئی۔ لیکن ساتھ ہی دو کنواری لڑکیوں میں بھی کراماتی روح حلول کر گئی۔ خدا کے لئے جلد ہی اوسکو نکال باہر کیجئے۔ ورنہ میں زمانہ کا رہوں گا نہ باہر کا۔ پیر جی یہ سنکر بہت کچھ غیظ و غضب میں آ گئے۔ دیدے لال ہو گئے۔ گیسو کالے ناگ بن کر چھاتی پر لوٹنے لگے کہ تو نے ہماری نافرمانی کی یہ نہ سمجھا کہ یہ تیر رجستہ ہے۔ جہاں بیٹھیگا گھر کرتا چلا جائیگا۔

خدا خدا کر کے پیر جی آدمیوں کی جون میں آئے تو فرمایا کہ اچھا خیر گھبرا نہیں۔ میں ابھی تیری دونوں لڑکیوں کا پیٹ بٹھائے دیتا ہوں۔ چنانچہ پیر جی نے لڑکیوں کو بلوا کر سامنے بٹھایا۔ اور آنکھ بند کر کے دم کشی میں نیچا کر زور لگایا۔ تو دونوں حمل غائب ہو گئے۔

واہ کیا کرامت دکھائی ہے۔ پہلے زمانہ میں قیام حمل کے متعلق پیروں کا یہ شیوہ رفتار یہاں تعویذ گنڈے ہی جبر سے زنا تک بھی فرمایا کرتا مگر اس زمانہ کے پیروں نے حکیموں کی کمر بھی توڑ دی۔

امساک کا شکار

شکارپور ضلع بلند شہر جو قریب خورجہ کے واقع ہے خطۂ عشق ہونے کی وجہ سے شہرۂ آفاق ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ بقراط و سقراط افلاطون ارسطا طالیس تمام حکمائے یونان کی روحوں نے کئی ہزار برس کے بعد شکارپور میں جنم لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جس کو دیکھو حکمت و دانائی کا پتلا معلوم ہوتا ہے۔ یہ عجیب خدا کی قدرت ہے کہ فطرتی طور پر وہاں کی آب و ہوا کا یہ اثر ہے کہ بڑے سے بڑے سنجیدہ طبیعت کے آدمی بھی عقل کے پیچھے لٹھ لئے پھرتے ہیں۔ وہاں کی حکایتیں زبانزد خواص ہیں۔ سب ہی سے ان کا بیان فضول ہے۔ ہاں ایک تازہ واقعہ جو شکارپوری صاحب سے سننے میں آیا ہے اوس کا ذکر کئے دیتے ہیں نمونہ کے لئے یہی کافی ہے۔

قاسم حسین باشندۂ شکارپور یہاں عرصے سے مقیم ہے اور شیشہ گری اوسکا پیشہ ہے۔ شیشہ گھسنے میں جو گھنٹوں تک گھوڑی بنا پڑا رہتا ہے اس سے کمر میں خم آ جاتا ہوگا اسلئے قاسم حسین کو کمر سیدھی کرنے کے لئے کھیت بازی کے دورے کا شوق تھا۔ کھیت بازی کے لئے کھیت میں کبھی کبھی آپ قلبہ رانی (ہل چلانا) بھی کر بیٹھے تھے۔ مگر تاہم یہ ہوتی تھی کہ ہل چلنے سے پیشتر ہی دانے بکھر جاتے تھے اور وہ بھی خوشی خوشی ہوتی جو کر

شکستہ آئینہ

رگڑنے میں جتنی دیر لگتی ہے۔ کم سے کم اتنا رگڑا تو یہاں بھی گے۔ رگڑ گئے تو کیسے گئے۔ بقول شخصے یہ جوانی اور مانجھا ڈھیلا۔ وہاں یہ خواہش کہ کانک کی سی لینڈی جڑ سے اور یہاں یہ حالت کہ چڑ مسکنی پٹ پیادہ۔ قدم زمین پہ پڑا کہ پاؤں پھسلا اور ادھر ادھر ہوگئے۔ جب یہ حالت ہوئی تو طعنوں کی بوچھاڑ سے جوانی کی جیا بھر اڑتی آبرو ریزی سے مثال آئینہ یہ دل میں پانی پانی بہنے۔ آخر آپ کو بھی جذبہ آ گیا۔ اور دعویٰ کر بیٹھے کہ اگر رگڑنے رگڑتے تکھ ہوتا (مثلث) آئینہ نہ بنا دیا ہو تو شکارپوری کہنا کمر میں تو اتنا بوتا نہ تھا لہذا اجارہ کو ٹوٹکی فکر ہوئی۔ نتیجہ مجہ سے امساک کی فرمائش ہونے لگی کہ کوئی دوا ہو تو دو۔ ترکیب ہو تو بتلاؤ۔ رگڑوں نے قیاسی علاج لگانے شروع کردئے۔ کچھ دن تک تو میاں شکارپوری تختۂ مشق بنے رہے آخر خوش قسمتی سے اون کے ہاتھ کوئی قلمی کتاب لگ گئی جو اون کے نزدیک جاہلوں والے قاضی جی کی لال کتاب سے بڑھکر تھی۔ ایک نسخہ بھی اوس نے پایا ہر رتی ڈالا دیکھا اور جو شی میں آکر اور سنکا گمان بھی ڈال دیا۔ اوس نسخہ میں ہر قسم کی الا بلا تھی۔ جیسے جھنگ۔ گانجہ چرس۔ ہر قسم کی چاشنی تھی۔ جو نکہ عام طور پر ایسے ہی اجزا لذیذ تجویز سمجھے جاتے ہیں اسلئے جب جو بند کی ساتھ

نسخۂ امساک کی تیاری

میں کوشش کی گئی۔ اس ترکیب میں لکھا تھا کہ گولیاں بقدر نخود بنائی جائیں یہ شہرت شکارپوری ہی۔ انہوں نے سوچا کہ چنے برابر گولی ڈیڑھ گھنٹے شیشہ رگڑواتی ہے تو بیضے برابر گولی گھنٹوں مسالہ پیسوائے گی۔ اور آپکا مقصد یہ تھا کہ شام سے صبح صبح سے شام کا مضمون ہو تو بہت ٹھیک ہے تاکہ ایک ہی گولی میں تمکی کسر نکل جائے چنانچہ آپنے بجائے گولیوں کے غلالے بنا لئے اور غلیل کی بانت کے بھی ذرا کس لیا یعنے شام سے قبل مرغن غذا کھائی۔ اب لگے بغلیں بجانے۔ کہ آج غلہ تفار پر بیٹھیگا شامت کا مارا ایک اور شخص بھی جو خود بے کرتب کا رہنے والا تھا۔ قاسم حسین کے فقروں میں آگیا یعنے گولی کی تعریف سنکر لٹو ہوگیا غرض یہ کہ دونوں نے ایک ایک گولی تناول فرمائی۔ اوس غلے نے ایسا رنگ دکھایا۔ کہ سب راگ رنگ بھلا دیا۔ دونوں کو ایسا پھر غنو کیا کہ چھٹے تلا بازیاں کھاتے۔ ایک مشبانہ روز زمین سے لگاؤ ہی نہ رہا۔ آسمان ہی کی سیر کرتے رہے۔ قاسم حسین تو خیر لوٹ بیٹھ کر اوٹھ کھڑا ہوا۔ مگر دوسرے کے حق میں امساک کی گولی بجائے دق کی گولی ہوگئی۔ اسپتال پہونچکر وہ ہمیشہ کے لئے لوٹ لگا گیا۔

آریوں کی خیالی سلطنت

بزرگوں کا یہ مقولہ بالکل ٹھیک ہے کہ مار کے آگے بھوت بھی بھاگتا ہے۔ آریا قوم نے پہلے تو مارے جوش کے آسمان سر پر اوٹھا رکھا تھا۔ اب مارے وہشت کے زمین دوز ہوئی جاتی ہے۔ جن اخبار پر گورنمنٹی رودا پڑ چکا ہے اون کے ہوش و حواس ٹھکانے لگتے جاتے ہیں۔ اخبار ہندوستان کا سابق اڈیٹر جو جیلخانہ کی بھینٹ چڑھا دیا گیا۔ تو موجودہ اڈیٹر نے سلامت روی کا رستہ اختیار کیا۔ مگر اوس مثل کا مصداق ضرور رہا کہ رسی جل جاتی ہے رسی کا بل نہیں جلتا۔ یعنے خواب اب بھی وہی دکھائی دیتا ہے کہ جس کے خیال نے پہلے یا لبعض شامت زدہ ہندوؤں کو قربانی کے لیے تیار کر دیا تھا۔ یعنے شیخ چلی کے خیالی پلاؤ کے دم پخت کے منتظر تھے وہ ہنڈیا تو پھوٹ گئی۔ مگر اوسکے بھاپ کی گرمی ابھی تک دماغوں میں پھدپھدا رہی ہے۔ اسلیے خیالی سلطنت سے اپنے دل کو ٹھنڈا کر رہے ہیں۔ چنانچہ ہندوستان کا جدید اڈیٹر ہر کام معاملات نو ساخت کا منشا ادا کرنے کے لیے لکھتا ہے کہ اے یارو تم ناحق حکومت کے لیے جان دیا چاہتے اور ہاتھ پاؤن بیٹتے ہو۔ یہ سلطنت تمہاری ہی سلطنت ہے۔ یعنی تم گو ہم قومیت جنسیت کی کیفیت میں تم سے ایسی ہی دور ہے جیسے کہ زمین سے آسمان مگر اصل نسل میں تم اور وہ ایک ہی ہو گئے

ای سبحان اللہ

مان نہ مان میں تیرا مہمان۔ انگریزوں کو جب دل کے سمجھانے کے لیے آریا سمجھا جاتا ہے۔ تو لگے ہاتھون روس فرانس جرمن اٹلی وغیرہ سبکو آریہ نسل سمجھ لینا چاہیے۔ پہلے خیال سے تو صرف ہندوستان انگلستان میں ہی آریہ سلطنت قائم ہوتی ہے۔ اور دوسرے خیال سے تمام دنیا میں بس ہی یہ ہونگے تھوڑا سا حصہ جو شنٹ چھ مسلمانوں کا رہجائیگا سو وہ ہیں ہی کس گنتی میں۔ اصل تو یہ ہے کہ جب کسی قوم کی تقدیر قلا بازی کھانے کو ہوتی ہے تو اوسکی کھوپری اوندھی اور اوسکی عقل گدی پیچھے ہو جاتی ہے۔ جس کا ثبوت اس خیال سے پورے طور پر ملتا ہے۔ کہان انگریز عیسائی کہان ہندی آریہ ورت۔ دیاہی مثل ہوئی۔ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بھان متی نے کنبا جوڑا۔

اس تاویل پر تو غالباً بہت سے آریون نے بھی قہقہہ اوڑایا ہو گا۔ مگر نہیں۔ اون کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ہندوستان کے اڈیٹر نے آریہ قوم کا ذف (جوشش) جو کہ درحقیقت آریا کا کف ہے۔ (ترکاری کا نام جو کھیرے سے چھوٹا ہوتا ہے یا یوں سمجھنا چاہیے کہ کھیرے کا دوسرا نام آریا ہے سر کا گھر جیسے اہیں تلے جھاگ پیدا ہوتے ہیں) نہانے کے لیے یہ پہلو سوچا ہے

جسکا کھاؤ اُسکا گاؤ

یہ تو واقعی بڑی بہٹ دھرمی ہے کہ کھائیں تو گورنمنٹ کا اور راگ اوڑائیں بائیکاٹ کے رکون کا اور خفیہ سازش کے شریک انکے مشورے کے ساتھی۔ الغرض پبلک کی تجویز کے معاون۔ اور پھر گورنمنٹ کی خدمت بجانے کے لیے مستعد۔ واہ کیا لطف انگوری ہے۔ وہ یہ سمجھتے ہون گے کہ ہماری خفیہ اعانت کی گورنمنٹ کے فرشتون کو بھی خبر نہ ہوگی۔ یہ خبر نہ تھی کہ گورنمنٹی جاسوسی جو تحت الثری کی مٹی لاتے ہیں۔ چند مدراسی اہلکار جو شورش انگیز فرقے سے سازباز رکھتے تھے اونکا کچا چٹھا خفیہ پولیس نے کھول دیا۔ گورنمنٹ نے پہلی رعایت کی کہ چشم پوشی کر گئی اور یہی مناسب سمجھا کہ ایک خطا دو خطا تیسری خطا بادر بخطا کا نوٹس اون کو دیدے۔ چنانچہ عام طور پر یہ اعلان شائع کر دیا گیا کہ آیندہ کوئی گورنمنٹی نوکر خواہ کسی محکمہ کا ہو کسی پولیٹکل جلسے میں کسی حیثیت سے شریک نہ ہو۔ اگر آیندہ ایسی بے عنوانی ظہور میں آئی تو من اشترک بقوم فھو منھم سمجھے جائیں گے۔ بنگالی اخبارات اس اعلان پر بھی معترض ہیں کہ یہ تو گورنمنٹ کی کم حوصلگی ہے جی کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کیا اسی واسطے ملازم رکھتی ہے کہ کھاوے نمک کھائیں اور پیا ہوی نیا جڑ دیگ بنکر جاویں۔ یہ قاعدہ کی بات ہے دشمن کا دوست دشمن جب سرکاری ملازم

ہند پر ٹرانسوال کی عنایت

یوں تو ہمیں ہندوستانیوں کے [illegible] ہائے ٹرانسوال گورنمنٹ کی [illegible] کو دیکھیں تو معلوم ہو کہ اس ترقی اور آزادی کے زمانہ میں ٹرانسوال گورنمنٹ نے کس قدر تنگ خیالی سے کام لیا ہے۔ اور ویسٹ انڈیا کے لوگوں کے ساتھ کیسا شرمناک برتاؤ جاری رکھا ہے جس کی مثال پچھلے زمانہ میں کسی اسلامی سلطنت میں نہیں پائی جاتی۔ مثلاً اگر کوئی ایشیائی ٹرانسوال میں جا کر وہاں کا رہنا چاہے تو وہ پہلے اپنی رجسٹری کرائے اور رجسٹری میں صرف اپنا نام لکھوانا ضرورت نہیں بلکہ مختار رجسٹر کے لئے اپنے نام کے علاوہ ماں کا اور باپ کا نام بھی لکھانا ضروری اور بہت ضروری ہے۔ ایک انگوٹھے کے نشان کے بدلے دسوں انگلیوں کے نشان ہوں اور ٹھپے بھی پورے ایک لفظ کر کے ایک لفظ زیادہ لکھے جائیں۔ قد کی پیمائش بھی ہو۔ بچوں کی تعداد بھی ہو اور ان کے نام بھی ہوں۔ محلہ کا نام جہاں بود و باش ہے پیشہ داروں کے نام کہیں جھوٹ نہ ہو جائیں۔ اور ہر کام کی کیفیت بھی ہو جو وہاں کیا جاتا ہے ٹرانسوال گورنمنٹ نے ہندوستانی [illegible] بیاہ پیدا ہونے کے وقت دادا دادی [illegible] لڑکے کے باپ تک تمام مردوں کی جڑیں اکھیڑ ڈالا ہے۔ اور مزا دیکھئے اس تمام تحقیقات کے بعد بھی گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ جسے کی اجازت نہ دیا جاوے۔ یہ بھی اختیار ہے کہ کسی مستقل بسنے والے کو فوری نوٹس دے کہ اپنا بوریا بستر باندھ کر۔ ... ...

چلتا دھندا کرو

اگر اس کا خیال ہے کہ ایشیائی رعایا میں صرف ہندوستان یا ایشیا والوں کے لئے ہی مخصوص اور مقدس یورپ میں اس سے مستثنیٰ ہیں اور کیوں مستثنیٰ نہ ہوں وہ اس ملک و قوم کے لوگ ہیں جنکی تہذیب بہت اونچی ہے کہ جن کی ترقی اور آزادی سے امیر و غریب سب کالے گورے کے امتیاز بالکل ڈھٹائی سے ہماری گورنمنٹ نے [illegible] ویسی ہی مہذب اور یورپ میں بھی مگر اپنے ہندوستان کے لوگوں کی ایسی شرمناک توہین کو حسب الحکام اماثت الاولیٰ پر محمول کر لیں گے ہمارے ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کی کسقدر تحقیر اور توہین ہے [illegible] روس فرانس جرمن وغیرہ کی رعایا کو ٹرانسوال میں کوئی پوچھ بھی نہیں سکتا ہے مگر ہند میں کے [illegible] ہندوستانی بیچارے تو ایڈورڈ ہفتم کی رعایا شرم! شرم! شرم!!! یہ وہی غریب [illegible] جنہوں نے فتح ٹرانسوال کی خوشی میں لنگوٹیاں کھول کے خوشی منائی تھی صرف اسلئے کہ توسیع سلطنت کے ساتھ وسائل معاش کے میدان میں بھی توسیع ہوگی۔ مگر ہائے ان بیچاروں کو [illegible] ہماری [illegible] سرکار کی فتح اور [illegible] آنکھوں میں کھٹکنے لگے اے واہ تیری قدرت۔ [illegible] کیا کہیں [illegible] تو ضرور کہیں گے کہ انگریزوں کے سوا اور تمام یورپین قوموں کے آگے ہندوستان میں ایسی ہی شرطیں لگائی جائیں تو آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو جاتا [illegible] کیا خطرہ نہیں کہ جو لوگ ہند کی [illegible] خواہی کا دم بھرتے ہیں

پادری بال اور بال کی کھال

پادری بال خدا جانے اب تک فٹ بال [illegible] تھے اس قدر [illegible] دنیا میں [illegible] کے بعد یہ گورنمنٹ کو بھانے کی فکر ہوئی ہے جیسے ہی اگر آپ اس طرف متوجہ ہو جاتے تو [illegible] بے تمیزی کا زور کیوں ہوتا۔ گورنمنٹ کو [illegible] کی سرکوبی کی نسبت کیوں [illegible] پڑتی۔ در حقیقت بندگان خدا [illegible] چڑھتے ہیں آپ تو پادری ہیں۔ انسانی ہمدردی کا آپ ہی کی ذات پر خاتمہ ہے۔ دیسی اخبارات کی نسبت جو کچھ آپ نے اب زہر اگلا ہے اگر پہلے ہی اوگل دیتے تو بغاوت کا زہریلا مادہ نا عاقبت اندیش فرقہ میں پیدا ہی کیوں ہوتا۔ آپکے نزدیک جب تمام دیسی اخبار خواہ وہ کسی زبان اور کسی فرقہ کے ہوں [illegible] اور گردن زدنی [illegible] کی بنا پڑتے ہی گورنمنٹ کو [illegible] ہوتی کہ وہ [illegible] گلا گھونٹ کے رکھ دیتی۔ [illegible] کیا ہے آپ گورنمنٹ [illegible] وہ تمام دیسی پرچوں کو دیس نکالے کی سزا دے۔ مگر [illegible] جو وہ [illegible] کی بیدار مغزی اور عدل گستری سے توقع امید نہیں کہ وہ [illegible] پر آمادہ ہو جائیں۔ لہذا یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کچھ دن کے لئے ولایت بھاگ جائیے۔ اور دیسی اخباروں کو ملیامیٹ کر دیجئے۔ بلکہ تمام دیسی ایڈیٹروں کو پھانسی پر چڑھا دیجئے۔

مفت کی آزمائی

قیمت طلب پارسل

گورنمنٹ کی تہذیب کے صدقے! اور باتوں کو جانے دیجئے۔ ایک ڈاکخانوں کے محکمے ہی کو دیکھئے۔ واللہ یعنی انوکھی چیز جاری کی ہے۔ خلقت کو آرام و آسانی جدا۔ خود اوسکو ہر سال گھر بیٹھے لاکھوں روپے کا نفع الگ۔ اور ہزاروں بندگان خدا کی پرورش اسکے علاوہ۔ خاصکر قیمت طلب پارسل کا طریقہ تو ایسا نکالا۔ آپ سچ پوچھئے تو مگر یا سچ پوچھو تو اس پچھلے طریقہ کی تکمیل میں ابھی ذرا دم کی کسر باقی ہے۔ یہ نکل جائے تو سارا معاملہ چوکس ہے۔

جہاں اس طریقہ سے خلق خدا کو بے حد آسانی ہوئی ہے وہاں ایک خرابی یہ آن پڑی ہے کہ بعض بے ایمان دھوکہ باز [illegible] مستثنی [illegible] کے خلاف کچھ کی کچھ چیزیں [illegible] کر قیمت طلب پارسل کے ذریعہ سے بھیج دیتے ہیں۔ مانگو [illegible] اصلی۔ بیچارے ناواقف خریدار کو اوس حرفت کی کیا خبر۔ سادہ سربستہ کی [illegible] پارسل اوسکو ملا۔ خوش ہوئے کہ اپنی فرمایش پہونچی۔ جھٹ اوسکی مراد دلی خوشی خوشی معینہ قیمت ادا کرکے پارسل لیا ہے جو کھولتے ہیں تو ڈائنامیٹ کی طرح ہوش و حواس بھک سے اوڑ گئے۔ کہیں یہ تو [illegible] چیز ہے! لیکن اب کیا ہو سکتا ہے تاجر صاحب کو ہزار خط لکھو۔ دو ایک [illegible] تھوڑے ہیں کہ جواب دیں اور اپنی چیز واپس لیں۔ بیگ میں خراش کا بھیجا یا۔ روپیہ وصول کر لیا تو کیا۔ بالجملہ ان شریر آدمیوں کے ہاتھوں روز ایسے واقعات ہوتے ہی رہتے ہیں۔

محکمہ ڈاکخانہ کے افسروں کو اس طرف متوجہ ہونا نہایت ضرور ہے کہ کوئی ایسی راہ نکالیں جس سے خریداروں کو پورا اختیار حاصل ہو کہ وہ [illegible] پہلے قیمت ادا [illegible] لازم ہو [illegible] پارسل کے سامنے کھولکر دیکھ سکیں۔ چیز فرمایش والی ہو تو قیمت دیکر لے لیں ورنہ ڈاکخانہ کے [illegible] انکار کر دیں۔ اس صورت میں میرے نزدیک گورنمنٹ کا کوئی خسارہ نہیں۔ اور خریداروں کو تو ظاہر ہے کہ بڑے فریب اور خطرہ سے نجات ملتی ہے انصاف کی بات ہے کہ بیع و شرا کے معمولی اصول کے مطابق خریداری کے اس خاص طریقہ میں بھی خریداروں کو اس امر کا پورا موقع ملنا چاہئے کہ اپنی آنکھوں سے دیکھکر چیزیں پسند کر لیا کریں۔ تجربہ اور واقعات سے قطع نظر کرکے بالغرض اگر بیچنے والوں کی دیانت پر پورا اعتماد کر لینا اور ایسے ایسی غیر معلوم اور مجہول الذات والصفات چیزوں کی بیع و شرا کا معاملہ بجائے خود ایسا پر خطر ہے جسکو کوئی عاقل اندیش دور اندیش ہرگز جائز و قابل عمل نہیں مان سکتا۔ جہاں گورنمنٹ ہر طرح کے ظلم و ستم کی تخفیف کرتی ہے کیا اس جنس ٹھگی کا انسداد کرنے سے جی چرائیگی؟

ذرا [illegible]

ایک دھوکا خوردہ

از بنارس

میکشو مژدہ کہ گلشن کو گھٹا ہیں آئیں
تم چہیتی ہوئی تو ہم چلے آئیں

[illegible]

تند و پر شور و سیہ مست ز کہسار آمد

میکشان مژدہ کہ ابر آمد و بسیار آمد

[illegible]

تند و پر شور و سیہ مست ز کہسار آمد

میکشان مژدہ کہ ابر آمد و بسیار آمد

[illegible]

تند و پر شور و سیہ مست ز کہسار آمد

میکشان مژدہ کہ ابر آمد و بسیار آمد

[illegible]

تند و پر شور و سیہ مست ز کہسار آمد

میکشان مژدہ کہ ابر آمد و بسیار آمد

[illegible]

تند و پر شور و سیہ مست ز کہسار آمد

میکشان مژدہ کہ ابر آمد و بسیار آمد

[illegible]

تند و پر شور و سیہ مست ز کہسار آمد

میکشان مژدہ کہ ابر آمد و بسیار آمد

[illegible]

تند و پر شور و سیہ مست ز کہسار آمد

میکشان مژدہ کہ ابر آمد و بسیار آمد

میکشو دوڑیو گھنگھور گھٹا آئی ہے | مینہ کو دوڑ کے گھنگھور گھٹا آئی ہے
[illegible] | [illegible]

تند و پرشور و سیہ مست ز کہسار آمد
میکشان مژدہ کہ ابر آمد و بسیار آمد

[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

تند و پرشور و سیہ مست ز کہسار آمد
میکشان مژدہ کہ ابر آمد و بسیار آمد

[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

تند و پرشور و سیہ مست ز کہسار آمد
میکشان مژدہ کہ ابر آمد و بسیار آمد

[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

تند و پرشور و سیہ مست ز کہسار آمد
میکشان مژدہ کہ ابر آمد و بسیار آمد

[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

تند و پرشور و سیہ مست ز کہسار آمد
میکشان مژدہ کہ ابر آمد و بسیار آمد

[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

تند و پرشور و سیہ مست ز کہسار آمد
میکشان مژدہ کہ ابر آمد و بسیار آمد

[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

تند و پرشور و سیہ مست ز کہسار آمد
میکشان مژدہ کہ ابر آمد و بسیار آمد

[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

تند و پرشور و سیہ مست ز کہسار آمد
میکشان مژدہ کہ ابر آمد و بسیار آمد

راقم — بہت دنوں کے بعد

بقلم — بسمل

مولویصاحب اور بنگالی بابو کی گفتگو

جناب پنچ بہادر صاحب دام اقبالہ تسلیم حضرت آپ کا نامہ نگار بھی کہاں کہاں پہنچتا ہے جہاں فرشتہ خان کا بھی گذر نہیں وہان یہ موجود - لیجئے ایک ایسی جگہ سے رپورٹ لیکر لایا ہوں کہ جہاں ممکن تھا کہ کسی اور سیاح کا گذر ہوتا سنئے وہ رپورٹ یہ ہے

مولویصاحب:- ابتو آپ اردو بخوبی سمجھتے ہیں اور نہایت آسانی سے بولتے ہیں آخر آپکو ہمارے شہر پٹنہ میں رہتے چھ دس برس ہو گئے - ماشاء اللہ آپکی ذہانت بھی روز روشن کی طرح عیان ہے -

بابو صاحب (ہنس کر) جی ہاں ہم اب اردو بھالا روپ سا سمجھ لیتا ہے - اور کوچھ کوچھ بولنے بھی سکتا ہے - آپ لوگ کا ڈھنگ بہنے سے کیسے ناہیں سکتا -

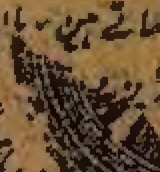
مولویصاحب:- میرا دل چاہتا ہے کہ آپ سے ایک بات پوچھتا - لیکن اس خیال سے نہیں پوچھتا ہوں کہ شاید آپکو ناگوار ہو -

بابو صاحب:- ناہیں ناہیں آپ پوچھو بھالا مانس لوگ بات پوچھنے سے ناخوش ناہیں ہوتا ہے - آپ پوچھنا -

مولوی صاحب:- سنئے صاحب اصل بات پوچھنے کی یہ ہے کہ کوئی قوم ایسی نہیں کہ جس میں بھلے اور برے نہوں میری قوم کی بھی حالت بہت خراب ہے، لیکن تعجب یہ کہ آپکی قوم میں شاید ہی کوئی آپ جیسا نیک دل رکھتا ہو ورنہ دیکھو جو ہے بد باطن بد نفس کینہ کش - مردم آزار ہو نہیں سکتا - جو بنگالی ہے وہ پڑھا ہے - کبھی ہندوستانیوں کے ساتھ [illegible] نیک نیتی اور صاف دلی سے پیش ہوتا - اول تو مسلمانوں نے کچھ بھی ترقی نہیں کی نہایت تنزل کی حالت میں پڑے ہوئے ہیں مگر جہاں ایک دو آدمی بھی اتفاق سے کسی درجہ عالی پر مقرر ہوئے پھر سارا بنگالہ گیدڑ کی طرح سے ہواں ہواں کرنے لگتا ہے - یہ کتنے افسوس کی بات ہے - کیا آپکی قوم میں انصاف کا مادہ ہی نہیں -

بابو صاحب:- مولوی صاحب آپ بات ٹھیک بولتا ہے پر شنو ہم بھالا آدمی جواب دینے سکتا ناہیں - کوئی ضرور بولیگا اگر ہم انگریزی میں چھاپ دیگا تو بابو لوگ بابو سب باپ اپنا کا گالی کریگا اور ہم کو دشمن ہوگا - آپ جانو ابھی شمبو پرتاب بابو کچھ بولا سب بابو لوگ اسکو گالی دیتا ہے - اور کون جانے گالی سننے کو - مولوی صاحب آپ ہم کو ایسے ٹھیک ٹھیک بات بولنے سکتا ناہیں [illegible]

مولویصاحب یہاں [illegible] کے واسطے کھاتے ہیں [illegible]



[illegible]

ٹھیک بول رہا ہے۔ آپ ہاسٹری پڑھا ہے۔ آپ جانتا ہے کہ ہم لوگ اس دیش ہندوستان میں بہت دن سے رہتا ہے۔ ایرین لوگ جب آیا۔ تو ہمارا دیش جیت لیا۔ آپ جانتا ہے کہ ہم لوگ لڑنے جانتا نہیں۔ جب تک ہندو لوگ راجہ رہا۔ ہم لوگ ادھار پر جار رہا۔ جیسا چاہا وہ لوگ ہم کو چلایا۔ ہم لوگ چلا۔ آپ کو خوب جانتا ہے افغانی پنڈت (آزاد) نام ہے جس سے آدمی کا اسپرٹ (جوش یا دل) دب جاتا ہے۔ آپ جانو اسپرٹ (جوش یا دل) دب جانے سے آدمی کیا اب ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد مسلمان لوگ آیا ہم لوگ اوس کو تخت دیا۔ مسلمان راجہ ہم لوگ کو جھگڑا کرکے بہت دبایا۔ جتنا اسپرٹ تھا اور بھی نکل گیا۔ پیچھے انگریز لوگ آیا۔ آپ سمجھو ہم بابو لوگ انگریزی کا نوکری پایا۔ پھر اسپرٹ آنے نہیں۔ بھالا مانس کا کام کس روپ کرنا سکتا کر ہم ایرین سے دبا۔ مسلمان سے دبا۔ انگریز سے دبا۔ اب ہم ڈرپوک ہو گیا۔ ہم کو گھر لائق دشمن سے لڑنے سکتا نہیں کی تاب کرنے سے آدمی بھالا مانس ہوتا ہیں۔ بھالا مانس فری پنڈت بننے اور دھرم پر چلنے سے ہوتا ہے۔ ہم لوگ کا دھرم کیا ہے دینا گالی دینا۔ اور جھوٹ بولنا ہے۔ اب ہم شراب تاش کھیلتا بول دیا۔ اب آپ سمجھا۔

مولوی صاحب: بیشک میں سمجھا۔ خدا آپ لوگوں پر رحم کرے اور ہدایت دے۔ آپ لوگوں کی حالت بیشک قابل افسوس ہے۔

ڈپٹی دفتر — ح ۔ ی ۔

سدا دور دورا دکھاتا نہیں

ایک ایک لفظ زبان سے دھواں — بند ہو جیا کے جفا جہاں

جب کبھی ہم کو غم میں دیکھا — کیوں جلاتا ہے تجھے سوز نہاں

نہ چھپا سکے ہیں یہ زور سے ہائے — کیوں ہے تجھ سے بسمل خوں فشاں

تیری مشکل ہو رہا ہے سوز دل — فکر کیوں ہو کے تیری ہے بیاں

کیا جتاتا ہوں دل افگار جب — تیری جلی شان تیری کہاں

کہ تو بھی نا شہ اور یک جب — جلد جتاتا ہے کیا پنہاں جہاں

دیکھو وہ اک عالم تھا ہم — جدا ہے جیسا تھا افسوں

پھر تو نہ دیکھا اپنا جی — ہو کے پریشان گیسوئے پیچاں

کس قدر کرتا ہو بلا رسوا دل — کیا بتاؤں حال اپنا کیوں بیاں

جو غضب ہیں کی ہے گئی — وہ نہ ہو گر لطیف سخنداں

ابرو میں رہتا ہے شباب کا — جو ترے تھا رنگ آسماں

جس جی آغوش یار کے خوردہ — جھکے آگے پہنچا تھا جی جان

کر دو پہنچی جھکی ترے حرم — جھکا ہوا تھا اک جہاں

زینت حسن تیری پری وشی — ہمت جنگ تھا زمان آسمان

کیسے کیا بنا زمانہ — پچھلے تھے وہ سالے نوجواں

دیکھتے ہے جیسے رنگ — خاک میں ملک کی ہر نشان

اگر میں بھی ہوں سے چھیڑ — سب ہے ابر و شاہ جہاں

نشہ میں ہی حسن اور تو — بچہ ہو تو مہر و مہ نشان

رہ چکے کیا آشیاں — ہے کمر میں ستارہ جہاں

حسن تھا ہی ابرو ہی نا پسند — کرو یاد حال میرا مہرباں

جب جی ملے جیسے ہاتھ — ہیں حقیقت کی رفتار فغاں

جیسا دل میں ہو چاہتے — کیوں نہ ہو کہ بوہ وفا

فکر ہے ہر کیوں دے سنے — خاک میں ملے عشق کی نشاں

زاقم — ایک الدین — مشتاق جبیری

لکھی نامہ

مولانا پنچ — شریعت کی پنچایت نے بند چھپر نقیر کا ایک مدت سے رہ رہا تھا کہ آپ کی خدمت کروں مگر زمانہ نا سازگار نے کچھ ایسے رنگ جمائے

کر وہ لینے کی فرصت نہ ملی۔ اب کے ایسے وقت میں کہ اپنی طبیعت بچانے کے لئے ہر قسم کی کوشش کرتے ہیں۔ کوئی افسانہ رنگین کر رہا ہے۔ کوئی طوطی نامہ کا سبق رٹ رہا ہے۔ کوئی چیتال کہانی میں مشغول رہا ہے۔ کوئی بہار کی ہوا کو لگاتا ہے شمار کر رہا ہے۔ بہرحال

ہر کس بخیال خویش خبطے دارد

کا مضمون لگا ہوا ہے۔ ہم پنچ کو بہت سمجھتا ہے ہیں۔ کس تیر دکر جیا کیوں ہو۔ جیسے ہی اخلاص سے آشنائی ہوئی ہے حضرت نوح علیہ السلام کے وقت سے ہیں بہتی یہ روز اور بھی ہے اس پر حالات نے اکثر ہی تاک میں دم کر رکھا ہے۔ اور اوس پر طرہ یہ کہ آج کل کہیں کا ایسا ذریعہ کہا گیا ہے کہ تو یہ بھی تجلی ابجا علیہ السلام کو اخلاص سے اس قابل بھی نہیں رکھا کہ کسی کی کسی سے شکایت کریں۔ اب ان گمسان علیہ اللعن کو جو لگایا تھا سو وہ اب رہی سہی متاع جسم جانے باقی رہی۔ کہاں تک صبر کریں تنگ آگئے۔ مجبوراً ایک شکایت نامہ ارسال ہے۔ اسکو آپ پنچ درخشاں سے پرنسپل بورڈ میں بھیج دیجئے تاکہ وہ ہر جستر میں سے ایکر انداد کر دیں۔ ورنہ نہیں کہ پھر کے کھٹملوں کی طرح یہاں بھی حضرت کا عون ملعون مچھروں کی بدولت اپنا مسکن رہتا ہیں

بیٹھتی ہیں جس طرح آکر جو شیر کھیاں
دق کیا کرتی ہیں یارو مچھروں پھر کھیاں
بھنبھناتی ہیں ہمارے منہ پہ آکر کھیاں
کسقدر ایذا رسان ہیں یہ ستمگر کھیاں
ہر سم برسات میں آرام اکدم ہے نہیں
رات کو مچھر ستاتے ہیں اور دن بھر کھیاں

کھانا کھانے بیٹھتی ہیں جب کبھی بیمار
ٹوٹ پڑتی ہیں بلا سی آکے اوپر مکھیاں
کس قدر بازار اٹھا ہے سارے جہان میں آجکل
سارے گھر میں مکھیاں سارے بدن پر مکھیاں
لاکھ ہم پنکھا جھلیں یا لاکھ مہریاں کریں
گھس ہی پڑتی ہیں مگر کھانے کے اندر مکھیاں
ہیں مسلط ہر جگہ ہر عضو پہ بد سرشت
آستینوں میں بہ چہرا اور سر پر مکھیاں
دل میں آتا ہے کہ گھر بار چھوڑ کر جا بیٹھیں کہیں
کر رہی ہیں اس قدر ہم کو مکدر مکھیاں
کیوں نہیں آتی خزاں ان کیلئے اب باغ میں
جو یہ نیت باندھ کر لیجائے مر مر کر مکھیاں
کیا کہوں میں آجکل کتنا ہے انکا زور شور
جس طرف دیکھو لئے آتی ہیں لشکر مکھیاں
... فلک کا دل تو انکو ملنے کچھ بھی نہیں
واقعہ میں آجکل اللہ اکبر مکھیاں
کالی پلٹن کا سماں آنکھوں میں پھر جاتا ہے
اٹھتی ہیں بیٹھتی ہیں جب بجا کر مکھیاں
دوپہر کو ذرا منہ کھول کے سوئے اگر
قبضہ کر لیتی ہیں اپنا آکے منہ پر مکھیاں
... تو اودھر نہ بیٹھنے پر اوشل ہو چلے
کیا کریں ... بیر کر میں آئے کیونکر مکھیاں
تو زندگی بڑی ہے گر یار او دیکھے جس سے
کھانے کھاتے ہی گئی ہیں شکل گھر کر مکھیاں
جلسہ ... پر ... کے بہت رو
ہو گئی ہیں کس قدر دیکھو تو خود سر مکھیاں
ان کے مارے ... وفا کو ... بنا رہا
مردم آزاری سے باز آتیں ستمگر مکھیاں

راقم
وفا مارہروی

جاسوسوں کی رپورٹیں

لندن ۱۰ اگست۔ روٹر کا نامہ نگار متعینہ تانجیر خبر دیتا ہے کہ ... باشندگان مراکش نے فرنچ جنرل ... کاسابلینکا کی باہر حملہ کر دیا لیکن توپخانہ سے سخت گولہ باری ہونے کے باعث وہ نقصان عظیم کے ساتھ پسپا ہوئے۔

۱۱ اگست۔ فرنچ ایڈمرل فلبرٹ رپورٹ کرتا ہے کہ گزشتہ ۸ اگست کو کاسابلینکا کی ... میں تغیر واقع ہو گیا تھا۔ مقام فرعان کی ... مرزن سے کاسابلینکا کے مجروحین وغیرہ کی جو تیمارداری کی وہ انکی بڑی تعریف کیا کرتا ہے ... مقام ... ایک تار سے معلوم ہوا کہ مقام ہانگو اور ... کورین سپاہ نے ... مقام ہانگو پر جاپانی سپاہ نے بائیں بازو کو سخت طور پر پسپا کر دیا لیکن دائیں بازو کا معاملہ سخت خطرناک ہو رہا ہے۔ دونوں کے بازوؤں کی امداد پر کورین سپاہ مستعد ہے اور ... جاپانی سپاہ کو پسپا کر دیا۔ وہ خبر ہے کہ جاپانی سپاہ روانہ کر دی گئی ہے۔

۱۲ اگست۔ روٹر کا نامہ نگار متعینہ طہران خبر دیتا ہے کہ پرنس فرمانفرما گورنر آذربائیجان بڑے ... ہیں۔ گزشتہ شنبہ کے اجلاس پارلیمنٹ میں انہوں نے فرمایا کہ ... سپاہ کو سرحد پر بھیجنے کے ... جانے کے لیے تیار کر دیا ہے۔ جنرل ... کی فوج ... کی جانب کوچ کر رہی ہے۔

تیلفاسٹ میں یکشنبہ کی شورش میں دو افسروں کے علاوہ ۵۰ سپاہی زخمی ہوئے ...

مراکو میں مزید سپاہ روانہ کرنے کا کوئی
فرانس ارادہ نہیں رکھتی ہے۔ جنرل ڈروڈ کے
بیرکمان جو فوج وہاں پہنچ گئی ہے وہ کافی
سمجھی جاتی ہے جہازات اور بری بندرگاہ
ٹولون سے اوربن کو روانہ کردیئے گئے۔ وہاں
کی موجودہ تجویزیں محض بنظر حفظ ماتقدم
کی جا رہی ہیں۔

۸ اگست :۔ یونائیٹیڈ اسٹیٹ کے ٹیلیگراف
والوں نے کل کاروبار بند کردیا ہے اسلئے
تار برقی مسدود ہوگیا۔ صرف ٹیلیفون سے خبر
پہنچائی جاتی ہے۔

بلفاسٹ میں شب شنبہ کو مفسدین کے
گروہ نے پولیس پر حملہ کردیا اور پکی بارکیں
توڑ ڈالیں۔ عام شورش کا قانون پڑھا گیا
اور فوج نے بندوقیں گولیاں چلائیں۔ ایک
مرد [illegible] ہلاک اور تین آدمی سخت
زخمی اور اکثر خفیف زخمی ہوگئے۔

مراکو کے ۲۰ تاریخ [illegible] نے کیڈ
میکلین کو فلاس نامی طائفہ کے حوالہ کردیا ہے
بیان کیا گیا ہے کہ وہ کیڈ میکلین کو ٹینجیر
کی جانب کوچ کررہے ہیں۔

خدیو مصر جرمن کو روانہ ہوگئے انگلستان
جانے کا عزم فسخ کردیا۔

ڈیلی ٹیلیگراف خبر دیتا ہے کہ [illegible] ناٹ
کی طرز کے تین اصلاح شدہ جہازات کی تعمیر
عنقریب برٹش ملکہ بحری کیلئے شروع کردی
جائیگی۔

امریکا کے اکثر مقاموں کے ملازمان ٹیلیگراف
نے ہڑتال مچائی ہے اسلئے [illegible] اور [illegible]
کے باشندوں نے بھی اپنے [illegible] ملازموں
کا ساتھ دیا۔ اور کاروبار بند کردیا۔

متعلقات مراکو کے متعلق تازہ خبر ہے کہ مقام
کاسابلینکا میں متواتر کشمکش جاری ہے [illegible]
سوار [illegible] اور توپخانہ ہونے کے باعث فوج
سپاہ کی شورش کا فرو کرنا مشکل ہورہا ہے۔

[illegible] بلفاسٹ کی شورش اور ہڑتال سرد ہو
گئی۔ مزدوروں نے پھر اپنے کام شروع کردیئے

[illegible] کے [illegible] طائفہ کا سردار ۱۰۰ ہم
راہیوں کے ہمراہ کیپ جوبس پر چڑھائی کرکے شہر
[illegible] میں داخل ہوگیا ہے۔

مقام کاسابلینکا میں قریباً ۱۰ دس ہزار
سپاہ اوتاری گئی ہے یہاں پھر فرینچ کے ساتھ
بڑی کشمکش ہوئی ہے۔

ٹینجیر سے مدرڈ کا نامہ نگار خبر دیتا ہے
کہ ایک سٹیمر جو کاسابلینکا سے روانہ ہوا تھا
اسکا بیان ہے کہ فرانس کے سپاہ اور فرینچ
شہر سے صرف ۱۰ کیلو میٹر کے فاصلے پر پڑے
ہیں۔ شہر میں بڑی خونریزی اور سفاکی ہوئی کہ
مکانوں اور سڑکوں پر لاشوں سے سخت عفونت آتی ہے۔

اور وبائی امراض متعدی پھیلنے کا اندیشہ ہے۔
کاسابلینکا سے حفاظت در بندر کیلئے [illegible]
آدمی بھاگ کر جہاز پر آگئے ہیں ان میں کا بڑا حصہ
یہودی باشندوں کا ہے جنکی حالت ناگفتہ بہ
اور بیکسی کی حالت میں وہ ٹینجیر میں وارد ہوئے ہیں۔

ہندوستان :۔ گجرات میں موسلادھار
اور سخت بارش ہوئی ہے جس سے مقامات
جیتپور اور [illegible] بی این ریلوے لائن ٹوٹ
گئی اسی وجہ سے میل ٹرین میں ۱۲ گھنٹہ کا وقفہ
ہوا۔

گذشتہ شب سہ شنبہ کو اوودھ روہیلکھنڈ ریلوے
پر سخت حادثہ گذرا۔ [illegible] ریلوے قلی ایک
انجن کے نیچے دب گئے۔ ان میں سے تین تو
مر گئے۔ چوتھے کو خفیف زخم آئے۔ باوجودیکہ
سگنل دیا ہوا تھا اور پھر یہ حادثہ وقوع میں
آیا۔ انجن مذکور ایک دوسرے انجن سے
ٹکرا گیا تھا۔

بینک اسٹریٹ کلکتہ میں ایک برقی تار
ٹوٹ کر مسٹر چند صاحب گھوش کے گھوڑی
پر گر پڑا۔ گھوڑا فوراً مرگیا۔ کوچبان بچگیا۔

جھریا میں [illegible] پڑا۔ لوگ پریشان
ہورہے ہیں۔

بندیل کھنڈ کے مہاراجہ صاحب کے انتقال پر وہاں کی تمام رعایا میں ماتم ہو رہا ہے - کل رعایا ماتمی لباس پہنے ہے -

دہلی میں بارش خوب زور شور کی ہو رہی ہے دو روز تک متواتر پانی پڑا - ہوا ابھی خوب چل رہی ہے - شاہ جی کا تالاب لبالب بھر گیا ہے

افسوس اور دلی رنج کے ساتھ سنا گیا کہ نواب محمد عمر خان صاحب رئیس حیدرآباد کی والدہ ماجدہ ۲۰ جمادی الثانی کو رحلت فرمائی - نواب صاحب ابھی کمسن رئیس زادہ ہیں مگر اپنی علمی قابلیتوں کے سبب حیدرآباد میں مسن امیروں کے ہم پایہ شہرت رکھتے ہیں ہمکو نواب صاحب کے ماتم میں دل سے ہمدردی ہے

اخبار بندے ماترم جسکو بابو بپن چندر پال نے جاری کرکے ایک کمپنی میں منتقل کر دیا تھا اب اوسکا سرمایہ ۵۰ ہزار روپیہ ہے -

چند روز کا عرصہ ہوا بنگلور میں چند دیسی عیسائیوں نے مسلمانوں کی موجودگی میں اسلام پر سخت ہتک آمیز اعتراضات کئے جس سے اس مجمع کے ۵۰۰ مسلمانوں کو سخت جوش آیا اور ہر دو فریق کے مابین سخت کشمکش واقع ہوئی نتیجہ یہ ہوا کہ اکثروں کو زخم آئے - پولیس موقع واردات پر پہنچ گئی اور مجمع منتشر ہو گیا -

افواہ ہے کہ بنگال کے آئندہ لفٹنٹ گورنر کے منصب پر کلکتہ کے آنریبل مسٹر جنکنس صاحب مقرر ہوں گے -

کلکتہ کے بنگالی اخبار یگانتر کے ایڈیٹر کو جو ایک سال کی سزا ہوئی اس سے جوان بابو [illegible] بیرچندر ناتھ دت کی والدہ کو دلی صدمہ پہنچا چنانچہ انکی ہمدردی اور دلسوزی کے لئے کلکتہ کی برہمو اور ہندو عورتوں کا بڑا ڈیپوٹیشن ڈاکٹر سرکار کے بنگلے پر گیا جسنے ایڈیٹر کی والدہ کو تسلی اور تشفی دی -

مقام جسیدیہ سے ایک ہندوستانی مسافر ریل میں سوار ہوا - اسکے بیگ میں سے ۵ ہزار سے زائد رقم اثنائے سفر میں چوری گئی -

جگادھری میں بارش بکثرت ہو رہی ہے جوہڑ و تالاب میں پانی لبریز ہو گیا ہے - فصل خریف کی کاشت آجکل ہو رہی ہے -

آسام میں قرار پایا کہ ٹیلیگراف ڈپارٹمنٹ میں ۱۸ سے ۲۰ سال تک عمر والی عورتیں بھی نوکر رکھی جائیں - ڈاکخانہ تیجپور میں ایک دیسی عورت انٹرنس پاس مس جانکی نام بطور کلارک ملازم رکھی گئی -

چندر نگر کے ڈوپلے کالج کے ۲۰ طلباء بلا رخصت غیر حاضر رہنے کے جرم میں خارج کر دئے گئے

آبزرویٹری کلکتہ نے گرانی غلہ کے باعث اپنے ماتحت [illegible] عارضی اضافہ کیا ہمکو وہاں سے خبر آئی کہ صبح کو آسمان کی جانب شمال مشرق ایک دمدار ستارہ دکھائی دیتا ہے

دہلی میں پھول والوں کی سیر ۲۱ و ۲۲ اگست سنہ حال مطابق [illegible] رجب ہوگی - میونسپلٹی نے حسب سابق ۵۰۰ روپیہ نقد عطا کرنا بھی منظور کر لیا ہے -

آغا پہلوان سکنہ دہلی اور رحیم پہلوان سکنہ خورجہ کی کشتی ۱۱ اگست کو دہلی میں ہوئی اور پہلے روز تو دونوں برابر رہے - ۱۲ کو آغا پہلوان نے رحیم کو بے لاگ مار لیا -

سننا جاتا ہے کہ دہلی کے اخبار آفتاب کے مالک و ایڈیٹر پر صاحب سول سرجن کی جانب سے نالش ہوا چاہتی ہے - یہ اون مضرات کے لئے ہے جو سید حیدر رضا صاحب بی اے نے مسٹر ہائنڈ اور ڈاکٹر وہاں دہلی کے متعلق لکھا تھا -

مقام آرہ سے شیورام (شاہ آباد) تک ایک ہلکی ریل بنانیکا حکم دیا گیا ہے -

ناگپور میں ایک خوبصورت نوجوان عورت نے ایک پولیسمین کو قتل کیا جو اوسکی عصمت کے درپے تھا -

ملتان میں ایک فوجی گورہ پر خلاف وضع فطری کا شرمناک الزام ہے اوسکا مفعول ایک ۱۱ سالہ عیسائی لڑکا تھا جو مرگیا - ڈپٹی کمشنر بہادر تحقیقات میں مصروف ہیں -

لکھنؤ کے ڈپٹی کمشنر نے جی آئی پی ریلوے میل ٹرین کے انجن ڈرائیور ایدلجی کو گذشتہ ماہ جون میں گڈس کے ساتھ ٹکرا دینے کے جرم میں دو ماہ قید سخت کی سزا دی -

لوکل - گذشتہ ۱۸ تاریخ کو [illegible] ایک ۹ سالہ ہندو لڑکے کو دیوانہ کتے نے کاٹا جا بیرہو کا کتا مار ڈالا گیا -

بی بی اینڈ سی آئی ریلوے کی ایک لوکل ٹرین جو ۱۸ اگست کو صبح قریب ۵ بجے بوریولی سے روانہ ہوکر اسٹیشن باندرہ پر پہنچی تو معلوم ہوا کہ اس ٹرین کے سکنڈ کلاس میں ایک ۲ سالہ بچہ جو بظاہر ہندو کا معلوم ہوتا تھا سوتا تھا اور قریب ہی ایک دودھ کی شیشی رکھی ہوئی تھی - پولیس نے اوس بچہ کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے -

گوبند رتنو نامی ایک ۵۰ سالہ ہندو [illegible] کے مکان سے جا رہا تھا ایک دکان کی [illegible] سے اکر گر پڑا - علاج کیلئے میو اسپتال میں پہنچایا گیا - مگر شدید زخموں کے باعث وہ جانبر نہ ہو سکا -

سیتا رام زیور نامی ایک ہندو نے پولیس میں رپورٹ کی ہے کہ اسکا ۵ سالہ لڑکا سکا رام کہیں گم ہو گیا ہے۔ پتہ نہیں ملتا۔ اوسکے جسم پر ۱۰۰ روپئے کے زیورات ہیں۔

۱۰ اگست کی شب کو کرنی روڈ پر ایک بڑا درخت گر پڑا۔ خیریت گذری کہ اوس وقت وہاں کوئی موجود نہ تھا۔

۱۰ اگست کی صبح ۱۰ بجے چرچگیٹ سٹریٹ کے ناکہ پر ایک برقی ٹرام اور ایک گھوڑا گاڑی میں ٹکر ہوئی۔ گھوڑے کے پیر ٹرام کے نیچے آ گئے۔ ڈرائیور بال بال بچگیا۔ گاڑی کا نقصان ہوا۔ گھوڑے کے بچنے کی امید نہیں ہے اور یہ نظارہ سخت دردانگیز تھا۔

مسماۃ اندی بائی ایک ۵۰ سالہ بیکاری عورت پیدل روڈ سے جا رہی تھی اوس وقت عقب سے ایک برقی ٹرام تیز چلی آ رہی تھی اسکی زد میں آ کر زخمی ہوئی۔ جے جے اسپتال میں علاج کے لیے پہنچی مگر جانبر نہ ہو سکی۔

آج اجلاس مسٹر سیکنڈ مجسٹریٹ العبدلی ایک عورت ایجی ۱۰ سال سے کم عمر لڑکی کو مسماۃ حیات بی دنا نگر کو بغرض پیشہ ناجائز سپرد کرنے کے جرم میں پیش ہوئی تھی صاحب مجسٹریٹ نے رابعہ بی کو دو ماہ قید سخت اور حیات بی نائکہ کو ۶ ماہ قید سخت کی سزا دی۔

تجری اشرفی نامی ایک ۶۰ سالہ ہندو نے ایک دوست ڈھونڈی ماروتی کے ساتھ گرگام سے جا رہا تھا سامنے سے ایک برقی ٹرام آئی جسے دیکھکر بری طرح گھبرا کر گر پڑا اور بیہوش ہو گیا اور تھوڑی دیر بعد مر گیا ڈاکٹر نے دل دھڑکی

اسلامی دنیا۔ بنا (مصر) میں ایک شخص قرآن ایک پارہ کے چرانے کے جرم میں قتل کیا گیا۔

اعلیٰ حضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ نے ایک فرمان جاری کیا ہے کہ تمام قسطنطنیہ میں غیر ملکی مسافروں سے عمدہ سلوک کیا جائے۔

پورٹ سعید سے تراکی کو ۱۰۰ مہاجرین مقدونیہ سے بیروت میں وارد ہوئے ہیں اونکے لیے دولت علیہ نے بیروت کے دیہات میں آباد ہونیکا حکم دیا ہے۔

طرابلس الغرب میں حکیم اجمال عربی اور فرانسیسی زبان کا ایک کالج کھولا جائیگا۔

حکومت روسیہ میں انتخاب کلاء از سر نو بڑے زور و شور سے شروع ہوگیا ہے امیدواران اسلام بھی ہاتھ پاؤن مار رہے ہیں۔ دیکھئے کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

زقازیق واقع مصر میں مسلمانوں نے ایک عظیم الشان جلسہ کر کے فیصلہ کیا ہے کہ اپنے شہر میں ایک شاندار مدرسہ تعلیم صبیان کے لیے کھولا جائے۔

۲۲ جولائی کو حضرت سلطان معظم کی سالگرہ کے دن مصر میں بڑے ترک و احتشام سے خوشی منائی گئی۔ شہر قاہرہ میں روشنی کا عجیب عالم تھا۔ امرا نے اس تقریب سعید میں معقول رقمیں غربا کی نذر میں داخل کین

ترکی سلطنت نے چند امر جنگی جہازات تعمیر کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ فرمایش ایک امریکن کمپنی کو ملی ہے۔ ان جہازوں میں ... علاوہ ہی چار مہینے میں تیار ہو جائیں گے اور تیز رفتاری میں فی گھنٹہ ۲۰ میل کے حساب ہونگے

اسکندریہ کے ایک پوسٹ آفس میں پانچ شخص ایک ہی وقت میں طاعون نمودار ہوا۔ جن میں تین کا فیصلہ ہو گیا اور ایک بچ گیا۔

حضرت یوسف بیگ فوجی افسر بحکم جناب سلطان المعظم جبل لبنان کے والی مقرر ہوئے اور آپکو باضابطہ طور پر خلعت حکومت عطا کیا گیا۔

مصر میں ہفتہ وار دو چار حادثے برقی ٹرام سے ہوتے رہتے ہیں۔

مراکش کے بعض قبائل رسولی کو مولائے عبد العزیز سے معافی مانگنے پر مجبور کر رہے ہیں مگر رسولی اپنی ہٹ سے باز نہیں آتا۔ عجیب ضدی شخص ہے۔ خدا اوسے راست پر لائے۔

مدرسہ حساب و جغرافیہ کے طلباء کے کو مصری حکومت نے ۵ عظیم الشان بورڈنگ ہوس کی تعمیر کا حکم نافذ فرمایا ہے۔

بحکم اعلیٰ حضرت سلطان المعظم مناستر میں ایک جدید فوجی کالج کھولا جائیگا۔

قونسل جنرل نے حال میں چند ہزار قرش کی ایک معقول رقم حجاز ریلوے فنڈ میں روانہ کی ہے۔

المؤید - قرطاس ہے کہ ممالک ترکیہ میں چند نئے ٹکٹ نکلنے اور تار کے نئے ٹکٹ جاری ہونے والے ہیں۔

مصر کا ایک مشہور اخبار مقطم لکھتا ہے کہ دولت عثمانیہ نے صنعا اور حدیدہ و دیگر مدینہ منورہ میں بسلسلہ تار برقی خبر رسانی کا انتظام شروع کر دیا ہے جو نہایت ہی مفید ثابت ہوگا۔

حکیم محمد عبد المجید صاحب فرخ دہلوی مالک اڈیٹر نے اپنے مطبع حمیدیہ واقع بمبئی بھنڈی بازار میں چھپا کر اپنے دفتر سے شائع کیا۔